بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ | ۲۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش | ۹ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۲۳ فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۶

## مدینۃ المسیح

لاہور ۲۲ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ اہل بیت بھی بخیریت ہیں۔

قادیان ۲۲ ماہ تبلیغ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت گزشتہ شب پھنسی کی وجہ سے زیادہ ناساز رہی اب پہلے کی نسبت تکلیف کم ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

بیگم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کی طبیعت اچھی ہے۔ افسوس دولت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری چھجو خان صاحب امیر جماعت احمدیہ سٹروعہ گزشتہ شب ۱۲ بجے قادیان میں بعمر ۴۳ سال وفات پا گئیں۔ بعد نماز ظہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحومہ چوہدری فضل احمد صاحب آرمی لفٹیننٹ [illegible]

روزنامہ الفضل قادیان — ۹ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

# مرکزی اعلانات کو کس طرح مؤثر بنایا جائے

(از ایڈیٹر)

ایک گزشتہ پرچہ میں احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ مرکز کی طرف سے جو اعلانات اور تحریکات اخبار میں شائع ہوں۔ انہیں نہ صرف غور اور توجہ سے پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ پوری کوشش اور سعی سے اُن کی تعمیل بھی کرنی چاہیئے۔ یہ مسئلہ چونکہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کی تربیت اور ترقی سے اس کا خاص تعلق ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اسے ایسے رنگ میں طے کیا جائے۔ کہ اس وقت جو مشکلات درپیش ہیں۔ اُن کا ازالہ ہو سکے۔

موجودہ صورت حالات یہ ہے۔ کہ کوئی ایک تحریک یا اعلان جب اخبار میں شائع ہوتا ہے۔ اور اُس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ یا اس حد تک نہیں نکلتا۔ جس حد تک کہ نکلنا چاہیئے۔ تو وہی اعلان بار بار شائع کرنا پڑتا ہے۔ اس سے ایک تو کام میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف اخبار میں جو حصہ دوسرے مفید مضامین یا ضروری اعلانات کے لئے صرف ہونا چاہیئے وہ شائع شدہ اعلانات کیلئے ہی صرف کرنا پڑتا ہے۔ کسی خاص اور نہایت اہم اعلان کو اگر متعدد بار شائع کیا جائے۔ تو اور بات ہے۔ لیکن اب تو معمول یہ ہے۔ کہ قریباً ہر اعلان بار بار شائع کرنا پڑتا ہے۔ اور مجبوراً شائع کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ اس کی طرف پہلے پوری طرح توجہ نہیں دی جاتی۔ اس طرح سے اعلانات کی بار بار اشاعت یقیناً اُن اصحاب کو ناگوار گزرتی ہے۔ جو پہلی بار ہی ہر اعلان کو پڑھ کر اس کی تعمیل کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن مرکز کے لئے سوائے اس کے کیا چارہ ہے کہ ہر اعلان کو کئی بار شائع کرائے۔ کیونکہ جماعتی رنگ میں ضروری ہے کہ ضروری اعلانات کی طرف بھی پہلی بار شائع ہونے پر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔

ان حالات میں احباب جماعت کو غور کرنا چاہیئے۔ اور اس بارہ میں اپنی آراء اخبار میں اشاعت کے لئے بھیجنا چاہئیں۔ کہ مرکزی تحریکات اور اعلانات کو احباب جماعت کے لئے ایسا مؤثر اور جاذب توجہ بنانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں۔ کہ ایک دو بار اشاعت سے زیادہ کی ضرورت پیش نہ آئے۔ اور مرکز کے منشاء کے مطابق نتیجہ نکل سکے۔ بار بار ایک ہی اعلان کی اشاعت نہ صرف اکثر احباب کو اکتا دینے والی ہوتی ہے۔ بلکہ کام کو بھی نقصان پہنچتا ہے خاصکر وہ اعلان جن کی تعمیل کے لئے میعاد مقرر ہوتی ہے۔ اگر اس میعاد کے اندر اطلاع نہ کی جائے۔ تو متعلقہ نظارت کا وہ پروگرام۔ جس کا تعلق اس اعلان سے ہوتا ہے درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور نتائج افسوسناک رونما ہوتے ہیں۔

پس احباب جماعت غور و فکر کے بعد اس بارے میں اپنی آراء سے مطلع فرمائیں کہ بیرونی جماعتوں کو مرکزی اعلانات کی طرف متوجہ کرنے اور ان کی تعمیل کرانے کی کیا صورت ہونی چاہیئے۔ اس طرح ممکن ہے مرکز کو بعض ان تکالیف اور مشکلات سے آگاہی حاصل ہو جائے جو کسی اعلان کی تعمیل میں پیش آتی ہیں۔ اور مرکز ان کے ازالہ کی کوشش کرے پھر یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بعض تجاویز ایسی ہوں۔ جو اعلانات کو مؤثر بنانے کے لئے مفید ہو سکیں۔

بے شک آجکل کی اخبار بینی کا طریق یہ ہے۔ کہ اخبار پڑھا۔ اور پھینک دیا۔ کیونکہ عام طور پر شائع ہونے والے اخبارات کی غرض و غایت اس وقت پوری ہو جاتی ہے۔ اور اخبار کی قیمت وصول ہو جاتی ہے لیکن ایک مذہبی اور اصلاحی اخبار کی بالکل جداگانہ حیثیت ہے۔ خاصکر اس جماعت کے آرگن کی جو ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا مقصد لے کر کھڑی ہوئی اور مذہبی دنیا میں انقلاب عظیم پیدا کرنا چاہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانہ میں اس وقت کے اخبار "الحکم" اور "البدر" کو اپنے بازو قرار دیا تھا۔ اور ان اخبارات کو جو خدمات ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کے اجر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں جو انعام اور شرف عطا فرمایا وہ کوئی معمولی نہیں۔ اور نہ اس میں اب کوئی ان کا شریک ہو سکتا ہے۔ لیکن

اس سے یہ تو ثابت ہے۔ کہ سلسلہ کے اخبارات جماعت کے لئے بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں نہایت ضروری اور قیمتی چیز ہیں۔ اور ان سے فائدہ اٹھانا۔ اور ان کی پوری پوری قدر کرنا فرض ہے۔ ہمارے نزدیک ضروری ہے کہ یہ بات احباب جماعت کے ذہن نشین کرائی جائے۔ اور انہیں بتایا جائے۔ کہ سلسلہ کے اخبارات کو خاص قدر و وقعت کی نظر سے دیکھا۔ اور ان کے ہر اعلان اور ہر مضمون کو اس نیت اور ارادہ سے پڑھنا چاہیئے۔ کہ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کی جائیگی۔ اور کسی قسم کے تساہل سے کام نہ لیا جائے گا۔

اس کے علاوہ اگر کوئی اور تجویز بھی کسی صاحب کے ذہن میں آئے۔ تو ضرور تحریر فرمائیں۔ نیز یہ بھی کہ کیا اخبار کے سوا کوئی اور طریق بھی ایسا ہے۔ جس سے جماعت کو سلسلہ کی تحریکات کی طرف زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد متوجہ کیا جا سکتا ہے۔ اور ضروری امور کی تعمیل حسب منشاء مرکز کرائی جا سکتی ہے۔ اگر ان تحریکات کو اخبار میں شائع کرنے کی کوئی اور موزوں و مناسب صورت ہو۔ تو اس سے بھی مطلع فرمایا جائے۔

غرض یہ ہے کہ جماعت میں ایسی بیداری پیدا ہو جائے۔ کہ ادھر مرکز سے ایک آواز بلند ہو اور ادھر جماعتیں لبیک کہکر اس پر عمل شروع کر دیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت کی اندرونی تعلیم و تربیت جس پایہ کی چاہتے ہیں۔ اور اسلام کا جھنڈا جس سرعت سے ساری دنیا میں لہرانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اس کا [illegible]

ایڈیٹر:- غلام نبی

مطبوعہ [illegible] قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر [illegible] سے شائع کی

## حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پتہ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ لاہور میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پتہ حسب ذیل ہے۔
۱۳ ٹمپل روڈ۔ کوٹھی شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ لاہور

## آج سے بیس سال بعد دنیا بالکل بدلی ہوئی ہوگی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ر جنوری ۱۹۴۵ء میں فرماتے ہیں:۔
"علماء پیدا کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ کثرت کے ساتھ طالب علم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں اور میں نے بتایا تھا کہ یہ کام بہت اہم اور بہت لمبا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
اگر ایک سو طالب علم ہر سال مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ ۔ ۔ ۔ تو پھر دس سال کے بعد بیس سو مبلغ ملنے کی امید ہو سکتی ہے۔ اور بیس سال کے بعد ایک ہزار مبلغوں کی امید ہو سکتی ہے۔ میرا دل تو یہ قیاس کرکے بھی کانپ جاتا ہے۔ کہ بیس سال کے بعد صرف ایک ہزار مبلغ تیار ہوں کیونکہ بیس سال میں تو دنیا تہ و بالا ہو جانے والی ہے۔ اور ایسے ایسے عظیم الشان تغیرات پیدا ہونے والے ہیں۔ کہ ہم میں سے جو اس وقت زندہ ہونگے وہ دیکھینگے کہ آج سے بیس سال بعد دنیا بالکل بدلی ہوئی ہوگی۔ خدا اور خدا کے فرشتے ایک طرف ہیں اور شیطان اور شیطان کے لشکر دوسری طرف ہیں اور ان کے درمیان جنگ ہو رہی ہے۔ اور آج سے بیس سال بعد یا اسلام کی داغ بیل ڈالی جا چکی ہوگی (انشاء اللہ) اور یا کفر اسلام کی جڑوں کو اکھاڑ کر پھینک چکا ہوگا۔ (العیاذ باللہ)
"اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت ہر سال ایک سو طالب علم مدرسہ احمدیہ کیلئے دے اور جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس خیال کو زندہ رکھے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں یہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ کہ روپیہ کے معاملہ میں بھی اگر تعہد نہ کیا جائے تو ہماری جماعت کے لوگ سستی کر جاتے ہیں۔"
"میں نے یہ تحریک بھی کی تھی کہ جن کے ہاں کوئی اولاد نہ ہو یا اُن کی اولاد چھوٹی ہو یا صرف لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں وہ کم از کم اتنا ہی کریں کہ تعلیم حاصل کرنیوالوں کیلئے وظائف مقرر کریں۔ ۔ ۔ ۔ اگر کوئی غریب ہو اور وہ اکیلا وظیفہ کے لئے رقم نہ دے سکے تو۔ ۔ ۔ ۔ وہ اور لوگوں کے ساتھ مل کر دے سکتا ہے۔" "میں نے نیت کی ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ نے زیادہ توفیق دی تو اس سے زیادہ دونگا لیکن انشاء اللہ دس سال تک کم از کم پانچ طالب علموں کو میں سالانہ وظیفہ دونگا۔"
حضور انور کے ارشادات کی تعمیل میں جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس سال کم از کم سو طالب علم مڈل پاس مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخل کرواکر اپنے اخلاص کا ثبوت دے۔ جماعتہائے احمدیہ کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ افراد جماعت میں ترغیب و تحریص کرکے حضور کے مطالبہ کو پورا کریں۔ تعلیمی سال عنقریب شروع ہونیوالا ہے۔ اور مدرسہ احمدیہ میں داخلہ مجلس مشاورت پر شروع ہوگا۔
ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

## اگر ہم عزم کرلیں تو کیا کچھ کر سکتے ہیں

اگر ہم مصمم عزم کرلیں۔ کہ پانچ ہزار مجاہد جو کم از کم پندرہ روز کے لئے اپنے ایام تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ جنہیں ہم اپنی مسلسل اور ان تھک کوششوں کے ساتھ تیار کرینگے۔ اور محبت سے اور اپنے ذاتی رسوخ سے عاجزانہ دعاؤں سے اور منت اور خوشامد کے ساتھ جس طرح بھی ہو۔ ہم ان کو آمادہ کرینگے۔ کہ کم از کم پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ تو اس صورت میں بہت ہی بڑا امکان یہ ہے۔ کہ ہمیں کامیابی ہوگی۔ اور ہمارے ہاتھوں سے ایک ایسی بات کی بنیاد پڑے گی۔ جو احمدیت کے مستقبل میں ایک شاندار شکل اختیار کرنے والی ہے۔ ایک آسمانی پروگرام کے پورا کرنے کی داغ بیل ہم ڈالنے والے ہونگے اور ظاہر ہے سو اس کے نتیجہ میں کس قدر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہم پر نازل ہونگی۔ ہم اس بنیاد کے [illegible] ہو جائینگے جس پر اس آسمانی سکیم کو قائم کیا جائیگا۔ پس مبارک ہیں وہ نوجوان جو اس سکیم کو پورا کرنے کا عہد لیں۔ اور اپنے اپنے علاقہ میں سے زیادہ افراد جماعت سے تبلیغ کے لئے ایام وقف کروائیں۔ ۱۶ر فروری کے الفضل میں اس سکیم کو شائع کیا گیا ہے۔ نوجوانوں سے درخواست کرتا ہوں۔ [illegible]

## اخبار احمدیہ

**درخواست ہائے دعا** (۱) عبد الحفیظ خان صاحب احمدی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر بادامی باغ محکمانہ ترقی کے امتحان میں کامیابی کے لئے (۲) سید خیر محمد صاحب ہریرم ضلع ہوشیارپور صحت کے لئے (۳) محمد عبد اللہ صاحب مقرب پاک پٹن اور قریشی مشتاق احمد صاحب میانوالی امتحان میں کامیابی کے لئے (۵) عزیز احمد خان صاحب عہدہ میں ترقی کے لئے (۶) والدہ صاحبہ نصر اللہ خان صاحب حوالدار کلرک اور عبد الحی صاحب واقف زندگی قادیان صحت کے لئے (۸) فضل کریم صاحب بالاکوٹ خانگی مشکلات کے دور ہونے کے لئے (۹) عبد الحکیم صاحب بنارس امتحان میں کامیابی کے لئے (۱۰) محمد صالح صاحب نو متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان امتحان میں کامیابی اور اپنے بھائی محمد یوسف صاحب کی محاذ جنگ سے بخیریت واپسی کے لئے (۱۱) سرفراز علی صاحب شاہجہانپور اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے (۱۲) طاہر احمد صاحب ظفر کپور تھلہ امتحان میں کامیابی کے لئے (۱۳) فیاض احمد صاحب قادیان مشکلات کے دور ہونے کے لئے (۱۴) عبد الرحیم صاحب اوورسیر قادیان اپنی صحت کے لئے (۱۵) شیخ محمد سعید صاحب لاہور اپنی لڑکی کی امتحان میں کامیابی کے لئے (۱۶) محمد یعقوب صاحب کن ماؤنٹ اولاد نرینہ عطا ہونے کے لئے (۱۷) محمد خالد صاحب جھانسی اپنی والدہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

**تقرر سکرٹری مال**:۔ آئندہ کیلئے چوہدری تاج الدین صاحب کو سکرٹری مال جماعت احمدیہ محلہ نو الضلع امرتسر مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

**ولادت** (۱) میاں محمد یعقوب صاحب کارکن دفتر تحریک جدید قادیان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ احباب خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں (۲) ۱۴ر فروری خدا تعالیٰ نے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نام صادق احمد تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مولود کو خادم دین بنائے عبد المنان۔ (۳) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے [illegible] عطا فرمایا احباب دعا کریں خدا تعالیٰ مولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ خاکسار عبد الرحیم لاہور [illegible] چوہدری ملک عبد الرحیم صاحب قصور کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔

**دعائے مغفرت** (۱) میرے خالو سید عبد الحی صاحب ۲۳ر جنوری کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک اور مخلص احمدی تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ محمد اسحاق شاہ حوالدار میجر۔ (۲) میری چچی صفیان بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ ملک برکت علی گنجاہ۔

**شیخ عبد الغنی صاحب جالندہری کہاں ہیں** عرصہ چھ سال ہوئے وہ اپنا گھریلو سامان میرے پاس امانتاً رکھ گئے ہیں۔ مگر اب سامان اتنے لمبے عرصہ کے بعد خراب و خستہ ہو رہا ہے۔ مہربانی کرکے جہاں ہوں مجھے اطلاع دیں۔ یا کوئی اور دوست جن کو ان کا علم ہو مجھے اطلاع دیں۔ محمد شفیع اسلم دار الفضل قادیان۔

**درخواست دعا** (۱) میری بہو اپنے شوہر عزیز ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے پاس عدن جا رہی ہے۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اُسے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور سفر آسان کرے۔ عزیز موصوف کو ان دنوں ایک مشکل درپیش ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس مشکل کو دور فرمائے۔ خاکسار محمد دین امیر جماعت تدال ضلع گجرات (۲) مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر اسسٹنٹ آفیسر نیو دہلی وہاں سے لاہور تبادلہ کی سعی کر رہے ہیں۔ احباب اُن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

**اعلانات نکاح** (۱) عبد الوحید خان صاحب پسر چوہدری اللہ داد خان صاحب کا نکاح میری لڑکی اختر النساء بیگم کے ساتھ ۲۹ر دسمبر ۱۹۴۴ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعوض مبلغ آٹھ صد روپیہ مہر اعلان فرمایا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (چوہدری) دوست محمد خان ایم۔ اے ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور (۲) میرے لڑکے سید خالد سعید حسن صاحب کا نکاح سیدہ شوکت آرا بنت سید انعام اللہ شاہ صاحب مرحوم قادیان کے ساتھ ۲۹ر دسمبر ۱۹۴۴ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب جماعت [illegible]

# ڈائری نوشتہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ

## از ۱۴ تا ۱۸ مارچ ۱۹۰۹ء بر موقعہ رخصتانہ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

**۱۴ر مارچ ۱۹۰۹ء اتوار**

الحمد للہ و المنتہ ؎

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید

کہ آج مبارکہ بیگم صاحبہ صاحبزادی صاحبہ کلاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جن کا نکاح مجھ سے ۱۷ر فروری ۱۹۰۸ء کو بروز دوشنبہ ہوا تھا رخصت ہو کر میرے گھر آئیں۔ اور میرے کلبۂ احزان کو منور کیا۔ یہ رخصتانہ بوقت ۳ بجے وقوع میں آیا۔ میں نے ان میں حسن صورت و حسن سیرت دونوں کو پایا۔ لیاقت علمی بھی خاصی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ خدا کا عجیب فضل ہے۔ کہ میرے جیسے ناکارہ کے ساتھ اس درج برج نبوت[1] سے میرا پیوند کر دیا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

رخصتانہ نہایت سیدھی سادی طرز سے ہوا۔ مبارکہ بیگم صاحبہ کے آنے سے پہلے مجھ کو حضرت ام المومنین علیہا السلام نے فہرست جہیز بھیجدی۔ اور دو بجے حضرت ام المومنین علیہا السلام خود لے کر مبارکہ بیگم صاحبہ کو میرے مکان پر ان سیڑھیوں کے راستے سے جو میرے مکان اور حضرت اقدس کے مکان کو ملحق کرتی تھیں تشریف لائیں۔ میں چونکہ مسجد میں تھا۔ اس لئے ان کو بہت انتظار کرنا پڑا۔ اور جب بعد نماز میں آیا۔ تو مجھ کو بلا کر مبارکہ بیگم صاحبہ کو بایں الفاظ نہایت بھری آواز سے کہا۔ کہ "میں اپنی یتیم بیٹی کو تمہارے سپرد کرتی ہوں۔" اسکے بعد ان کا دل بھر آیا۔ اور فوراً السلام علیک کر کے تشریف لے گئیں۔

**۱۵ر مارچ ۱۹۰۹ء دوشنبہ**

آج میں نے تمام احمدی بھائیوں کو جو قادیان میں ہیں۔ اور بعض عمائد قصبہ کو دعوت ولیمہ دی ہے۔ مبارکہ بیگم صاحبہ کے ساتھ میں نے شادی محض خداوند تعالےٰ کی رضا جوئی اور حضرت اقدس کے تعلقات بڑھانے کے لئے کی۔ مگر خداوند تعالےٰ نے ماسوائے اس کے مجھ پر بہت فضل کئے۔ حسب کے لحاظ سے مبارکہ بیگم صاحبہ بیٹی ہیں۔ حضرت اقدس کی ایک معزز قوم مغل برلاس سے۔ اور پھر اناث کی جانب سے دو دادیاں حضور مرحوم کی سیدانی تھیں۔ اور آپ حضرت ام المومنین علیہا السلام جو والدہ مبارکہ بیگم صاحبہ ہیں۔ سیدانی ہیں۔ میر ناصر نواب صاحب کی بیٹی ہیں۔ جو نبیرہ خواجہ میر درد صاحب ہیں۔ اس طرح مبارکہ بیگم صاحبہ کا ددھیال اور ننھیال دونو آفتاب و ماہتاب ہیں۔ اور احمدیوں میں تو اس سے معزز گھرانا نہیں ہو سکتا۔ اور فی الواقعہ دنیا بھر میں بہ سبب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی گھرانا نہیں۔ کہ ایسا خدا کے نزدیک معزز ہو۔ پھر صورت کے لحاظ سے ....

.... اور روحانی لحاظ سے بھی حالت معزز ہی۔ اور سیرت کے لحاظ سے کس باپ کی بیٹی ہیں۔ بس نہایت پیارا انداز اور عجیب دلکش طبیعت ہے۔ محبت کرنے والی بیوی ہیں۔ پھر مجھ کو کیوں محبوب نہ ہوں خداوند تعالےٰ ہمارے بہت ہی بڑے تعلقات کر دے۔ اور غایت درجہ کا عشق آپس میں پیدا کر دے۔ اور بہت بڑی مدت تک خداوند تعالےٰ ہم کو نیکی محبت اور عزت آبرو صحت اور خوشی و خوشحالی اور دین کی خدمت میں اکٹھا رکھے آمین

**۱۶ر مارچ ۱۹۰۹ء منگل**

آج بھی قادیان میں قیام رہا۔ اور مبارکہ بیگم صاحبہ کا جہیز جس قدر ہے بہت اچھا اور کار آمد ہے۔

**۱۷ر مارچ ۱۹۰۹ء بدھ**

آج بھی قادیان میں قیام رہا۔

**۱۸ر مارچ ۱۹۰۹ء جمعرات**

آج میں مبارکہ بیگم صاحبہ کو ساتھ لے کر لاہور روانہ ہوا۔ حضرت ام المومنین علیہا السلام نے مبارکہ بیگم صاحبہ کے ساتھ نسیم اللہ دختر قدرت اللہ خان اور نسیم اللہ کی دو لڑکیاں ولیہ اور ربیعہ ساتھ کر دی ہیں کریمہ اور حلیمہ کو میں ساتھ لایا ہی تھا۔ مرزا خدا بخش معہ اہل و عیال ہیں لاہور سے ساتھ لایا تھا۔ رحم دین۔ مدد خان۔ صفدر بھی ساتھ آئے تھے اور ساتھ گئے۔ یہ مختصر قافلہ قادیان سے کوئی دو بجے گاڑی اور یکوں وغیرہ میں روانہ ہوا۔ اور بخیریت بٹالہ پہنچا۔ سے جو ریزرو گاڑی فرسٹ کلاس لی تھی اس میں سوار ہو گئے۔ اور لاہور بخیریت پہنچ گئے۔ ہم چھ بجے شام بٹالہ سے روانہ ہو کر نو بجے لاہور پہنچے۔ وہاں اسٹیشن سے ہم چلے تھے۔ کہ اتفاقاً عبد الرحمن کی آواز سنی معلوم ہوا کہ بچے شیخ عبد الرحیم کو لے کر بائیسکلوں پر سوار ہو کر لینے آئے ہیں۔ ان سعادت مند بچوں کی اس بات سے مجھ کو بہت خوشی ہوئی۔ کہ انہوں نے اپنی نئی ماں کا خوشی اور محبت سے استقبال کیا۔ اور پھر کوٹھی پر پہنچکر اور بھی طبیعت خوش ہوئی۔ کیونکہ زینب[2] نے بھی نہایت عمدہ طرح سے مبارکہ بیگم صاحبہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ زینب اور بچوں نے خوب کوٹھی سجائی تھی۔ جس سے ان کی خوشی اور محبت کا اندازہ لگتا تھا۔ یہ بھی اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ بچوں نے ان کو اپنی اصلی ماں کیطرح برتاؤ کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ سفر قادیان سے لاہور[3] تک نہایت مزے سے گزرا۔

نوٹ [1]۔ یہ الفاظ "برج نبوت" اہل پیغام کے لئے قابل غور ہیں۔ کیونکہ حضرت نواب صاحب کی یہ تحریر حضور علیہ السلام کی وفات کے صرف نو دس ماہ بعد کی لکھی ہوئی ہے۔ اس سے یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضور کے صحابہ اس زمانہ میں بھی حضور کو نبی یقین کرتے تھے۔

[2] بو زینب بیگم صاحبہ حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ جو صاحبزادہ حضرت میاں شریف احمد صاحب کے عقد میں ہیں۔

[3]۔ حضرت نواب صاحب رخصتانہ کے موقع پر لاہور سے قادیان چار یا پانچ روز کے لئے تشریف لائے تھے۔ اور اپنے بچوں کو لاہور میں ہی چھوڑ آئے تھے۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

# ذوالقرنین کے متعلق ایک سوال کا جواب

ایک دوست نے ایک معزز غیر احمدی کا حسب ذیل سوال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں برائے جواب بھیجا۔

قرآن مجید نے ذوالقرنین کی نسبت فرمایا ہے کہ حتیٰ اذا بلغ مغرب الشمس اور حتیٰ اذا بلغ مطلع الشمس کہ وہ سورج کے غروب ہونے اور سورج کے نکلنے کے مقام پر پہنچا۔ حالانکہ یہ بات جغرافیہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ سورج کے غروب ہونے اور نکلنے کا کوئی مقام نہیں ہے عاجز نے بتایا کہ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ پہلے مغرب کی طرف گیا۔ اور پھر مشرق کی طرف یعنی مراد سمتوں کی تعیین ہے۔ لیکن انہوں نے کہا۔ کہ اگر سمت مراد ہو۔ تو سمت کیطرف جانا کہہ سکتے ہیں۔ بلغ پہنچنے کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے۔ حضور پر نور کی خدمت بابرکت میں التماس ہے۔ کہ حضور اس بارہ میں راہنمائی فرمائیں۔

حضور نے رقم فرمایا:۔

ان سے پوچھئے کیا انہوں نے کبھی مغرب کا لفظ خود بھی بولا ہے۔ اگر بولا ہے۔ تو وہ ثابت تو کریں۔ کہ سورج جایا کرتا ہے۔ وہ پڑھے ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ غروب او دا شراق سورج نہیں کرتا۔ بلکہ زمین کرتی ہے۔ پھر وہ مغرب اور مشرق کیوں کہا کرتے ہیں۔ وہ کہیں گے کہ زبان کا محاورہ ہے۔ یہی جواب قرآن کریم کی نسبت سمجھ لیں۔ جس طرف سورج غائب ہوتا نظر آتا ہے۔ اسے زبان میں مغرب کہتے ہیں۔ اور جدھر سے چڑھتا نظر آتا ہے اسے مشرق۔ وہ خود ایک لفظ بولتے ہیں۔ اور جب قرآن کریم بولتا ہے۔ تو اعتراض کرتے ہیں۔ قرآن کریم آدمیوں کی بولی میں کلام کرے گا۔ یا کسی دوسری حیثیت میں۔ کیا وہ یہ نہیں کہا کرتے۔ کہ میرے دل میں خیال آیا۔ کیا فی الواقعہ خیال اُن کے دل میں آیا کرتا ہے ÷

# نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق جماعتوں کو ضروری ہدایات

## فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مجلس مشاورت ۱۳۱۹ ہش کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

اے عزیزو! جو مختلف جہات اور اطراف سے اس مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے جمع ہوئے ہو۔ ہماری ذمہ داریاں اور ہمارے فرائض ایسے نازک ہیں کہ ان کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ وہ نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا کام جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا تھا۔ اب وہ ان کے کندھوں سے منتقل ہو کر ہمارے سپرد کیا گیا ہے اور ہم میں سے ہر ایک بلا استثناء وہ شخص ہے۔ جو اس بات کو جانتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ اور تسلیم کرتا ہے۔ کہ ہم اس کام کے اہل نہیں ہیں بلکہ اس کام سے واقف بھی نہیں جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ کہ ہم ایک ایسی عمارت تیار کریں جو دنیوی عمارتوں کے مقابلہ میں روحانی صنعت میں ایسا ہی رتبہ رکھتی ہو جیسے دنیوی عمارتوں میں مثلاً تاج محل مگر ہم تو جھونپڑے بنانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ مزدوروں کے چھپر بنانے کی بھی ہم میں طاقت نہیں۔ کجا یہ کہ ہم وہ عظیم الشان عمارت تیار کریں۔ جسے دیکھ کر اگلے اور پچھلے لوگ حیران رہ جائیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ یہ کام ہماری طرف سے خود ہی کر دے۔ جیسے پرانے قصوں میں بیان کیا جاتا تھا۔ کہ جنات لوگوں کے مکان بنا دیا کرتے تھے۔ ہماری امیدیں بھی اپنے رب پر ایسی ہی ہیں۔ وہ فرضی جن تو لوگوں کے کیا مکانات بناتے تھے۔ البتہ ہم یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا رب ہم پر یہ رحم کرے کہ جب ہم سوئے ہوئے ہوں تو اپنے فضل سے وہ روحانی عمارت دنیا میں خود بخود کھڑی کر دے اور جب ہم جاگیں تو یہ دیکھ کر اس کے حضور سجدات شکر بجا لائیں۔ کہ اس نے ہم پر رحم کر کے وہ کام خود بخود کر دیا ہے۔ جس کا بجا لانا ہمیں اپنے لئے بالکل ناممکن نظر آتا تھا۔ اور جس کا کرنا ہمیں سخت مشکل دکھائی دیتا تھا۔

مگر جہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا ہے جو عاجزی اور عاجزی اور زاری سے خدا تعالیٰ سے کیا جا سکتا ہے۔ وہاں اس کام کا ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جو ہمارے ذمہ ہے۔ اور جس کی طرف اگر ہم نگاہ نہ رکھینگے اور اگر ہم اپنے اس حصہ کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرینگے تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل کے کبھی مستحق نہیں ہو سکتے جس کی ہم امید لگائے بیٹھے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ میں نے اسی سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں۔ ان میں بعض منافق بھی مجھے نظر آئے ہیں۔ بعض نہایت کمزور ایمان والے مجھے دکھائی دیتے ہیں۔ بعض بڑبولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کرتیں تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے کبھی سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں۔ کہ کون فارغ ہے۔ جسے قادیان بھیجا جا سکتا ہے۔ اور جب نمائندگی کا سوال ہو تو وہ پوچھ لیتی ہیں کہ کیا کوئی فارغ ہے۔ اور کیا وہ قادیان جا سکتا ہے۔ اس پر جو بھی کہہ دے کہ میں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا۔ کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں۔ اور کتنے اہم فرائض ہیں۔ جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا۔ یا صرف اس لئے ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے ان کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیج دیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے۔ اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائیگا۔

پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے پیغام پہنچاتا ہوں کہ جو کام خدا کا ہے وہ تو بہرحال اسے پورا کرے گا۔ مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیانتداری کے ساتھ سرانجام نہیں دینگے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائیگی۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور نمائندگی کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہے۔ کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے صرف اس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے۔ جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا۔ تو ان کی سبکی ہوگی اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا۔ اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے۔ جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراضات کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑبولے تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے یا صرف اس لئے کہ وہ دولتمند تھے یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے۔ کہ انہیں آگے آنے کا موقعہ ملے۔ حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے جس کی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے تو یہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی کمزور ایمان والے لوگ شامل ہوں اگر اس جماعت کے اندر بھی بے نمازی شامل ہوں اگر اس جماعت کے اندر بھی وہ بڑبولے اور معترض شامل ہوں جن کے دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائیگی۔ اور کوئی کسی کی طرف جھک جائیگا اور کوئی کسی کی طرف۔ اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائیگا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں میں پریذیڈنٹ وغیرہ کے انتخاب کے موقعہ پر اس قسم کے جھگڑے ہو جایا کرتے ہیں اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پروپیگنڈا کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے وہی پریذیڈنٹ ہو اگر اس قسم کے جھگڑے اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع ہو گئی تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہیگی۔ بلکہ ایک ادنیٰ دنیوی انتظام ہوگا جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ دنیا کے لئے۔

اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادہر ادہر کی باتیں سنیں اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔ پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے۔ جو اس دفعہ جماعت نے کی اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھینگی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ میرے اتنے حصہ تقریر کو الگ شائع کر دیں اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں جو تقوٰی اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں یہ نادانی کا خیال ہے۔ جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو۔ تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو۔ تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ بجٹ سے تعلق رکھنے

والی یہ باتیں محض سطحی ہیں۔ اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں۔ تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہؤا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ و حضرت علی رضؓ کے زمانہ میں بجٹ بنتا ہی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہؤا۔ تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو۔ کسی وقت ہم ضرورتاً اس مجلس کو اڑا دیں۔ تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔

پس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے۔ اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں۔ جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔ یا بڑبولے اور معترض ہوں۔ اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں۔ تو یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے۔ اگر روح نہیں ہوگی۔ تو مردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ خواہ اس کا چہرہ کتنا ہی چمکتا ہو اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں۔ جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں۔ اور حسابی معاملات میں اچھی دسترس رکھتے ہوں۔ یا اچھے لسّان اور لیکچرار ہوں۔ تو بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو۔ جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو۔ جو بولنا نہ جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں۔ تو اس کا انتخاب کرنا زیادہ موزون ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقاء نہیں۔ بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے۔ تو تم اسکی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو۔ جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑبولا نہ ہو۔ جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور باہم بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم وفنون کو مدنظر رکھا جائے۔ اور یہ نہ دیکھا جائے۔ کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ ایک فضول بات ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصۂ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں۔ اور پھر متواتر پہنچاتی رہیں۔ کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں۔ کہ جن کے اندر تقویٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلاوجہ ناجائز افتراء اور اعتراض کرنے والے ہوں۔ یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں۔ ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑھ پر تبر رکھنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے۔ چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں۔ جن کے اندر دین اور تقویٰ ہے۔ خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جن میں دین اور تقویٰ نہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی لسّان اور لیکچرار ہوں۔ اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں۔ ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اور وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں۔ اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے۔

# جماعت احمدیہ کلکتہ کی تبلیغی کارگزاری

از نومبر ۱۹۴۴ء تا جنوری ۱۹۴۵ء

ایام زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ نے غیر مسلموں کو پیغام حق پہنچانے کے متعدد مواقع دیئے۔ جن سے حتی الامکان فائدہ اٹھایا گیا۔

## گیتا جینتی کانفرنس

یہ کانفرنس آخر نومبر میں زیر اہتمام آریہ دھرم سیوک سنگھ یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ میں منعقد ہوئی ۲۶ نومبر کے اجلاس میں کراچی کے مشہور ہندو لیڈر سادھو ٹی۔ ایل وسوانی نے صدارت کی۔ انسٹیٹیوٹ کا وسیع ہال ہندو مرد عورتوں اور بچوں سے کھچا کھچ بھرا ہؤا تھا۔ خاکسار نے اپنی تقریر کے دوران میں بتلایا۔ کہ گیتا کے ساتھ سلسلہ احمدیہ کا خاص تعلق ہے۔ کیونکہ حضرت احمدؑ بانی سلسلہ نے یہ دعویٰ کیا کہ گیتا میں ان کی آمد کی خبر ہے۔ اور وہ ہندوؤں کے لئے آنے والے کرشنا رودر گوپال ہیں۔ پھر بانیٔ سلسلہ نے قرآن وحدیث کی بناء پر یہ تعلیم دی ہے کہ حضرت رام چندر جی مہاراج۔ بدھ۔ کرشنا۔ زرتشت کنفیوشس خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے انبیاء تھے۔ اور ان کا ادب واحترام اسلام نے اپنے متبعین کے لئے ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔

یہ بین الاقوامی اور بین المذہبی پیغام لیکر سلسلہ احمدیہ کے مبلغین اکناف عالم میں پہنچے ہوئے ہیں۔ اور مختلف ممالک میں اس سلسلہ کی شاخیں قائم ہیں۔ یہ دراصل نو ہندوستان کا پیغام ہے۔ دنیا کے تمام ملکوں کے لئے اور موجودہ عالمگیر جنگ کے خاتمہ پر جب اقوام عالم کو روحانی زندگی کی تڑپ ہوگی اس وقت ہندوستان ہی اسکی یہ تڑپ احمدیت کے ذریعہ پوری کریگا۔

## انڈین کلچرل ایسوسی ایشن

دسمبر ۱۹۴۴ء میں اس ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ وسوانی صاحب کے زیر صدارت بھوانی پور آشوتوش کالج ہال میں منعقد ہؤا۔ جس میں خاکسار کو بلایا گیا تھا۔ اپنی تقریر کے دوران میں خاکسار نے بتلایا۔ کہ خدا کی وحدانیت بنی نوع انسان کی خدمت اور جمیع انبیاء پر ایمان لانا ہی وہ اصول ہیں۔ جن کی بناء پر باہمی سمجھوتہ اور مذہبی رواداری قائم کی جاسکتی ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ یہ کام اپنی طاقت کے مطابق کر رہا ہے۔ چیدہ چیدہ لوگوں کی حاضری تھی۔ تقریر کا اچھا اثر ہؤا۔

## مذہبی کانفرنس (فیلوشپ آف فیتھ)

مذکورہ بالا انڈین کلچرل ایسوسی ایشن اور مہابدھی سوسائٹی کے زیر اہتمام ۲۵ دسمبر مہابدھی سوسائٹی ہال کلکتہ میں زیر صدارت سادھو ٹی۔ ایل وسوانی ایک مذہبی کانفرنس ہوئی جسمیں پنڈت اشوک ناتھ شاستری صاحب نے ہندو مذہب پر۔ ڈاکٹر بینی مادھب بروا ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی نے بدھ مذہب پر اور مولوی سید بدر الدجیٰ صاحب ایم۔ اے سابق میئر کلکتہ اور خاکسار نے اسلام اور احمدیت کے بارے میں تقریریں کیں۔ جین مذہب اور عیسائیت کے بھی نمائندوں نے تقریریں کیں۔ خاکسار نے اپنی تقریر کے دوران میں خدا کی وحدانیت۔ بنی نوع انسان کی اخوت۔ مذہبی رواداری وغیرہ خصوصیات اسلام۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کے مطابق پیش کیں۔ اور بتایا کہ یہی وہ اصول ہیں۔ جن کی بناء پر عالمگیر امن اور اخوت قائم ہو سکتی ہے۔

## ریڈیکل ڈیموکریٹک کانفرنس

۲۷ دسمبر سے ۳۰ دسمبر ۱۹۴۴ء تک چار روز ولنگٹن اسکوائر اس پارٹی کی دوسری سالانہ کانفرنس ہوئی۔ خاکسار نے پارٹی کے لیڈر مسٹر ایم این رائے کو ایک چٹھی لکھ کر بتلایا۔ کہ ان کے مجوزہ دستور اساسی میں مذہبی تبلیغ وتعلیم کی آزادی کا ذکر نہیں۔ اس کے بعد نظام نو کے انگریزی ترجمہ کی متعدد کاپیاں مسٹر ایم۔ این رائے اور ان کی پارٹی کے سربرآوردہ آدمیوں کو دی گئیں۔

## ست سنگھا آشرم

اس سنگھ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ان کے مرکز ضلع پبنہ میں ۳ و ۴ جنوری کو ایک مذہبی کانفرنس ہوئی۔ جس میں خاکسار بھی شامل ہؤا۔ اور اپنی تقریر کے دوران میں بتلایا۔ کہ دنیا کے مختلف مذاہب میں سے اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جسکی کتاب قرآن کی حفاظت کا خدا نے وعدہ کیا۔ پھر ایک طرف حفاظ کے ذریعہ قرآن کے متن کو محفوظ کیا۔ اور دوسری طرف ہر صدی کے سر پر مجددین کو بھیجکر قرآن کی معنوی اور مطالب کی حفاظت کا انتظام کیا۔ چنانچہ اس زمانہ میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت احمد مہدیٔ مسعود ومسیح موعودؑ نے موجودہ زمانہ میں یہ کام سرانجام دیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ یہی ایک مذہب ہے۔ جس کے ذریعہ انسان خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور خدا سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل کر سکتا ہے۔ اسلام کے معنی امن وامان کے ہیں۔ اور اپنے آپ کو * کلیۃً خدا کے سپرد کر کے پیکر اطاعت بن جانے کے۔ قرآن کی تعلیم کے مطابق تمام بنی نوع انسان میں انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے اور انہوں نے یہی تعلیم دی۔ کہ ایک خدا کی عبادت کرو۔ اور بتوں کی پوجا نہ کیا کرو۔ آج ہندوستان میں حضرت رامچندر۔ بدھ۔ کرشنا وغیرہ منی اور اوتار جن کو کروڑ ہا ہندو خدا سمجھکر پوجا کرتے ہیں وہ دراصل اپنے زمانہ میں خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے تھے۔ وہ ایسا زمانہ تھا۔ جب بنی نوع انسان ایک دوسرے سے الگ الگ رہتے تھے۔ اسی لئے مختلف اقوام کے لئے مختلف انبیاء آئے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت بنی نوع انسان میں باہمی میل جول اور ذرائع آمدورفت ورسل ورسائل پیدا ہو رہے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کل بنی نوع انسان کیلئے مبعوث فرمایا۔

حاضرین کی تعداد قریباً دس ہزار تھی۔ جس میں ہندوؤں کے علاوہ مسلمان بھی اچھی تعداد میں تھے۔

ست سنگھ کے ایک نمائندہ نے خاکسار کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ عام طور پر مسلمانوں سے صرف یہی سننے میں آتا تھا۔ کہ اسلام سب سے اعلیٰ وارفع مذہب ہے۔ لیکن اسکی دلیل کوئی نہیں دیتے تھے آج احمدی نمائندے کی تقریر سنکر معلوم ہؤا۔ کہ اسلام کو سب سے اعلیٰ مذہب اور

# حضرت نواب محمد علیخان صاحب کی وفات پر تعزیت کی قراردادیں

**لجنہ مرکزیہ**

ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان حضرت بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب مرحوم و مغفور سے نہایت ہی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ آپکی زندگی ہمارے لئے ایک اعلیٰ نمونہ تھی۔ شریعت کے احکام پر چل کر آپ نے طبقہ امراء کے لئے ایک مثال قائم کر دی ہے۔ آپ کا اسوہ اور آپکے اعلیٰ اخلاق کہ ہر کس و ناکس سے نہایت ہی محبت اور شفقت سے ملتے تھے۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ یہ صفات آپ کے لئے صدقہ جاریہ کے طور پر جاری رہینگی۔ کیونکہ نمونہ کے اثر جیسا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ جس شخص کی صفت خدا خود کرے اس کی تعریف میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ جماعت میں جو خلاء حضرت حجۃ اللہ کی وفات سے پیدا ہوا ہے۔ وہ ایسا خلاء ہے جس کا لیٹا ہر پورا ہونا بہت ہی مشکل ہے۔ ہم دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو خدمت دین اور خدمت خلق کے مواقع عطا فرمائے اور اپنے بزرگوار والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ اور وہ خواہش جو حضرت حجۃ اللہ دین کی خدمت کے لئے اپنے اندر رکھتے تھے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ پوری کرائے۔ آمین اللھم آمین

**جماعت احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور**

جماعت احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور کے جلسہ میں جو ۱۸ر فروری بروز اتوار مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک میں زیر صدارت چوہدری عبد الستار صاحب بی۔ اے آنرز ایل ایل بی منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی:۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی وفات پر اس دلی صدمہ کا اظہار کرتے ہیں جو جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس بہت بڑے بزرگ اور قابل احترام وجود کے اٹھ جانے سے ہم کو پہنچا ہے۔ ہم حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ نواب عبد اللہ خان صاحب و دیگر افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے

اور حضرت نواب صاحب کو اپنے انتہائی قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

خاکسار:۔ محمد صفدر مرزا سکرٹری امور عامہ

**جماعت احمدیہ ایبٹ آباد**

۱۶ر فروری بعد نماز جمعہ حضرت قبلہ نواب محمد علی خان صاحب مرحوم و مغفور کا جنازہ غائب پڑھ کر ان کی وفات کے ضمن میں اجلاس منعقد کیا۔ اور یہ ریزولیوشن پاس کیا:۔

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کا غیر معمولی اجلاس حضرت نواب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر اپنے انتہائی رنج و الم کا افسوس ظاہر کرتا ہے۔ اور اپنی دلی ہمدردی کے جذبات خاندان نبوت اور خاندان حضرت نواب صاحب قدس سرہٗ کے حضور صدق و اخلاص سے پیش کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نواب صاحب حجۃ اللہ کو غریق رحمت کرے۔ اور جوار حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں جگہ دے۔ جیسا کہ اس دنیا میں بھی ان کو مقام قرب دیکر خاص فضلوں سے نوازا۔

احقر عبد الحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد

**جماعت احمدیہ شاہدرہ**

۱۶ر فروری۔ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ شرقیہ میں ایک عام اجلاس زیر صدارت مولوی اللہ دین صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی:۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ شاہدرہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی وفات پر اس دلی صدمے کا اظہار کرتے ہیں۔ جو سلسلہ کے اس بہت بڑے بزرگ اور قابل احترام ہستی کے اٹھ جانے سے ہم کو پہنچا ہے۔ ہم حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ نواب زادہ عبد اللہ خان صاحب و دیگر افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب کو فردوس بریں میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان خصوصاً حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خاکسار۔ حبیب اللہ سکرٹری امور عامہ شاہدرہ (لاہور)

**جماعت احمدیہ قصور**

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی وفات حسرت آیات کی اطلاع بذریعہ "الفضل" ملنے پر جماعت احمدیہ قصور کا فوری اجلاس زیر صدارت ملک عبد الرحمان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قصور منعقد ہوا۔ جس میں حضرت نواب صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور اظہار افسوس کا ریزولیوشن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ۔ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب اور الفضل کو روانہ کئے گئے۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضلوں کے ماتحت حضرت نواب صاحب کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

**جماعت احمدیہ جہلم**

۱۸ر فروری کے اجلاس میں جو زیر صدارت بابو عبد الستار صاحب منعقد ہوا حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی:۔ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ حضرت حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی وفات کی خبر سن کر دلی صدمہ اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب مرحوم کو فردوس بریں میں اعلیٰ درجات عطا کرے۔ ہم حضرت ام المومنین۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ۔ نواب زادہ عبد اللہ خان صاحب و دیگر اقرباء کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت نواب صاحب کو انتہائی قرب میں جگہ عطا کرے۔ آمین۔ کرم الٰہی سکرٹری خدام الاحمدیہ جہلم

**جماعت ہائے احمدیہ کشمیر**

سرینگر ۱۲ر فروری۔ مولوی عبد الغفار صاحب قائم مقام امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کشمیر کے احمدی حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی افسوسناک وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کرتے اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

## چندہ سالانہ کے متعلق شہری جماعتوں کے لئے ایک ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل چٹھی علیحدہ طور پر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے:۔ "بخدمت جمیع عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء میں چندہ جلسہ سالانہ کو چندہ عام اور حصہ آمد وغیرہ کی طرح "لازمی" قرار دیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں احباب کے لئے اب اس چندہ کو پوری شرح کے ساتھ ادائیگی اسی طرح فرض ہے جس طرح چندہ عام یا حصہ آمد کی ادائیگی ضروری ہے یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا افراد جماعت اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرتے ہیں یا نہیں یہ تجویز کی گئی ہے کہ تمام شہری جماعتوں سے اس چندہ کی اسم وار فہرست (جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہو) طلب کر کے پڑتال کی جائے۔

| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ |
|---|---|---|---|---|
| نام مع پتہ | آمدنی ماہوار | چندہ جلسہ سالانہ بحساب دس فی صدی | اداشدہ رقم | بقایا |

لہذا جملہ جماعتوں کے سکرٹریان مال و پریذیڈنٹ و امراء صاحبان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے متعلق مطلوبہ قسم کی فہرست ۲۵ر تبلیغ ۱۳۲۴ھش / ۲۵ر فروری ۱۹۴۵ء تک نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ یہ اعلان اس لئے کیا جا رہا ہے کہ تا انفرادی طور پر بھی سب دوستوں کو علم ہو جائے۔ اور وہ اطلاع مطلوبہ مہیا کرنے کے لئے تیار رہیں اور مذکورہ بالا تاریخ سے قبل اپنا بقایا ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کر سکیں (ناظر بیت المال)

## خلافت جوبلی علم انعامی

سال رواں کی گزشتہ تین سہ ماہیوں کی "رفتار مجالس" کے ماتحت حسب ذیل چار مجالس کے نام صدر محترم کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ تاکہ کسی ایک مستعد ترین مجلس کو خلافت جوبلی علم انعامی کے حاصل کرنے کی سعادت کے لئے نامزد فرمائیں:۔ مجالس خدام احمدیہ۔ دارالبرکات۔ شملہ۔ لاہور۔ کیرنگ۔

چنانچہ صدر محترم نے مجلس خدام الاحمدیہ دارالبرکات کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ اور اس فیصلہ کے مطابق ملک فتح محمد صاحب زعیم دارالبرکات نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۷ر فتح ۱۳۲۳ھش کو سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے اس انعام کو حاصل کیا۔ بارک اللہ لھم وبارک مساعیہم۔ عطاء الرحمٰن [illegible] خدام الاحمدیہ

# قبر کے عذاب سے بچو

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم کو فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ پھر ان کو راہِ راست پر لے آنے کے لئے ایک مصلح مبعوث فرماتا ہے۔ جیسا کہ ہندوؤں کی مقدس کتاب بھگوت گیتا میں لکھا ہے۔ کہ "جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے اور پاپ زور پکڑتا ہے تب تب میں نمودار ہوتا ہوں۔ اور پاپ کو مٹا کر پھر نئے سرے سے دھرم کی شان کو دوبالا کرتا ہوں"۔ مگر اسلام کے پیشتر کے تمام مذاہب خاص خاص قوم و خاص خاص ملک کے لئے تھے۔ اس لئے جب وہ وقت آیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک ہی عالمگیر مذہب اسلام مقرر فرمایا۔ تب دوسرے مذاہب میں ربانی مصلح مبعوث فرمانے کا سلسلہ موقوف کیا گیا۔ اور یہ سلسلہ اسلام میں جاری کیا گیا۔ جیسا کہ سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مقرر فرمائیگا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کریگا۔ اگر کسی غیر مسلم کا دعویٰ ہو۔ کہ اب بھی اسکی قوم میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو ایسے ربانی مصلح کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر تاقیامت یہ ممکن نہیں۔ یہ سلسلہ صرف اسلام میں جاری ہے۔ اس طرح اس صدی میں اسلام میں

## حضرت مرزا غلام احمدؑ کا ظہور

ہوا۔ جو لوگ آپ کو صادق نہیں مانتے۔ انکو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ ان کی نظر میں اگر کوئی اور صاحب اس ربانی منصب کے صادق مدعی ہیں۔ تو ان کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں ورنہ یاد رکھو۔ مرتے ہی منکر نکیر نامی دو فرشتے آئینگے۔ اور ہم نے اپنے زمانہ کے ربانی مصلح کو مانا یا نہیں۔ اسکی پرسش ہوگی۔ ماننے والوں کے لئے جنت ہے۔ اور منکر کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق مزید لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

خاکسار عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن



# درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے۔ اور دہلی میں ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے علاج سے کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ لیکن پلاسٹر لگوانے کی وجہ سے اب طبیعت پھر زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ حرارت بھی ۱۰۳ تک ہو جاتی ہے۔ درد بھی ہوتا ہے۔ اور پس بھی آتی ہے۔ اور بےچینی بےحد رہتی ہے۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ لمبی عمر عطا فرماوے

خاکسار بیگم سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ۸ پارک روڈ دہلی۔

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۲ فروری - ایڈمرل نمٹس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جزیرہ آیو جیما میں بہت شدید لڑائی ہو رہی ہے - امریکن فوج کے اترنے کے تیسرے روز جاپانیوں کی مزاحمت بہت شدید ہو گئی - اور اتنا زور بڑھا کہ امریکن فوج زیادہ آگے نہیں بڑھ سکی - جزیرہ کے جنوبی حصہ میں انہوں نے سوری باچی کی پہاڑی پر مورچے بنا رکھے ہیں - وہاں سے انہوں نے کئی جوابی حملے کئے - مگر سب روک لئے گئے - اب تک قریباً چالیس ہزار امریکن فوج اس جزیرہ پر اتر چکی ہے - کریجیڈور کے جزیرہ میں بھی دشمن کا پار صفایا کیا جا رہا ہے - اس جزیرہ میں اب تک جاپانیوں کی سترہ سو لاشیں گنی جا چکی ہیں - منیلا کے جنوبی حصہ میں بھی جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے - یہاں امریکن فوج بہت احتیاط سے کام کر رہی ہے مبادا شہریوں کو کوئی نقصان پہنچ جائے - بحر الکاہل میں امریکن آب دوزیں دشمن کے ۲۵ مزید جہاز غرق کر چکی ہیں - ان میں ایک ڈسٹرائر اور ایک کروزر بھی ہے -

لنڈن ۲۲ فروری - انگریزی بمباروں نے کل رات جرمنی میں وونز کو نشانہ بنایا - جو مغربی محاذ کی طرف جرمنوں کی ایک اہم چھاؤنی ہے - برلین پر بھی بم باری کی گئی - جنوب مغربی جرمنی میں نورمبرگ پر امریکن بمباروں نے بڑے زور کا حملہ کیا -

لنڈن ۲۲ فروری - مغربی محاذ پر سار اور موزیل کی تکون میں امریکن فوج کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے - اور سار سے ۸ میل کے فاصلہ پر ایک شہر پر قبضہ کر چکی ہے - تیسری امریکن فوج نے ۷ دیہات اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے - بلکہ امریکن فوج کے ہراول دستے سار برگ میں داخل ہو چکے ہیں - مورچہ کے شمالی سرے پر گاؤش کے شہر میں دشمن کا پوری طرح صفایا کیا جا چکا ہے -

ماسکو ۲۲ فروری - مشرقی محاذ کی لڑائی کے متعلق روس کے سرکاری اخبار "پراودا" نے لکھا ہے کہ روسی فوج کے اگلے دستے ایک مقام پر برلین سے ۳۴ میل کے فاصلہ پر لڑ رہے ہیں - اس بارہ میں اس نے زیادہ تفصیل نہیں دی - تاہم جرمنوں نے بھی یہ مان لیا ہے - کہ اوڈر کے مغربی کنارے روسی فوجیں برلین کے سامنے والے علاقہ میں پہنچ گئی ہیں - [illegible]

ڈنزگ برلین ریلوے کے ایک سٹیشن پر بھی قبضہ کر لیا ہے -

دہلی ۲۲ فروری - آج کونسل آف سٹیٹ میں کامن ویلتھ ریلیشنز کے سکرٹری نے ایک بیان میں کہا کہ برما سے جو ہندوستانی اور غیر ملکی بھاگ کر ہندوستان میں پناہ گزین ہوئے تھے - انہوں نے اپنے نقصانات کی تلافی کا مطالبہ کیا ہے - ان کے مطالبات برما گورنمنٹ کو بھیج دیئے گئے ہیں - کیونکہ وہی اس کا فیصلہ کر سکتی ہے -

برلین ۲۲ فروری - جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے - کہ ہٹلر نے برلن کی جگہ ڈریسڈن کو دار السلطنت بنا لیا ہے - برلین کے لئے جنرل اٹر کو ملٹری گورنر مقرر کر دیا ہے اور شہر کے محصور ہو جانے کی صورت میں جو انتظامات ضروری ہیں - وہ سب کر لئے گئے ہیں - جرمنوں نے فیصلہ کیا ہے کہ شہر کی ایک ایک گلی - ایک ایک مکان اور ایک ایک چھت کے لئے لڑائی کی جائے گی -

واشنگٹن ۲۲ فروری - ایڈمرل نمٹس نے اعلان کیا ہے کہ آیو جیما میں اب تک ۱۳۵۰۰ امریکن ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں - جاپانیوں کا نقصان اس سے زیادہ ہے -

سٹاک ہالم ۲۲ فروری - کہا جاتا ہے کہ مسولینی کا آج کل کچھ پتہ نہیں - وہ نہ جرمنی میں ہے اور نہ اٹلی میں - اسے آخری بار ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر میں دیکھا گیا تھا -

لنڈن ۲۲ فروری - کل ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کیا گیا کہ اٹلانٹک چارٹر میں اعلان کیا گیا ہے کہ کسی ملک کے باشندوں کی خواہش کے خلاف اس میں علاقوں کے لحاظ سے کوئی تبدیلی نہ کی جائے گی - کیا اس کا اطلاق پولینڈ لٹویا - لتھونیا اور استھونیا وغیرہ پر ہوگا - مسٹر چرچل نے جواب دیتے کہا کہ اٹلانٹک چارٹر محض رہنمائی کا کام دیتا ہے - وہ کوئی قاعدہ یا قانون نہیں ہے -

لنڈن ۲۲ فروری - مغربی محاذ پر جرمنوں کے زبردست جوابی حملوں کی وجہ سے کینیڈین فوج کے مورچے پاش پاش ہو گئے ہیں - تاہم یہ فوج دریائے ماس اور رائن کے درمیان مضبوط مورچے قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے -

واشنگٹن ۲۲ فروری - امریکن گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا کہ یالٹا سے مسٹر روزویلٹ نے امریکن سفیر مقیم پیرس کی وساطت سے جنرل ڈیگال سے خواہش کی تھی کہ وہ انہیں الجیریا میں ملیں - اور کہ مسٹر روزویلٹ کو افسوس ہے کہ جنرل ڈیگال مصروفیت کی وجہ سے نہ مل سکے - مسٹر روزویلٹ باہمی مفاد کے چند اہم مسائل پر ان سے گفتگو کرنے کے خواہشمند تھے -

پیرس ۲۲ فروری - معلوم ہوا ہے کہ مغربی محاذ پر مارشل رنسٹڈٹ نے دریائے ماس کے ساتھ ساتھ اڑھائی لاکھ فوج جمع کر دی ہے -

واشنگٹن ۲۲ فروری - ادھار اور پٹہ کے قانون پر مارچ ۱۹۴۱ء سے عمل شروع ہوا تھا - دسمبر ۱۹۴۴ء تک کی جو رپورٹ محکمہ متعلقہ نے امریکن کانگرس کو پیش کی ہے اس میں بتایا ہے کہ اب تک امریکہ اتحادی ممالک کو اس قانون کے ماتحت ۳۵ ارب ۷ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کی امداد دے چکا ہے -

لنڈن ۲۲ فروری - اٹلی میں پانچویں امریکن فوج نے دو اہم پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے جو بولونیا روڈ سے جانب غرب واقع ہیں -

کرنال ۲۲ فروری - یہاں پلیگ سے ۵۳ کیس ہو چکے ہیں - جن میں سے سترہ اموات ہوئیں - سہارنپور میں تیس کیس اور ۱۵ اموات ہو چکی ہیں -

دہلی ۲۲ فروری - دسمبر ۱۹۴۳ء اور جنوری ۱۹۴۴ء میں کوئلہ کی قلت کی وجہ سے ایک سو ایک (۱۰۱) ملیں بند ہو چکی ہیں - اور ایک لاکھ ۴۲ ہزار ۸۳۲ مزدور بے کار ہو چکے ہیں -

ٹوکیو ۲۲ فروری - جاپان ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان کے وزیر خزانہ کو سبکدوش کر دیا گیا ہے - اور اس کی جگہ بنک آف جاپان کے پریذیڈنٹ کو دی گئی ہے -

ایتھنز ۲۲ فروری - یونان کے وزیر داخلہ نے بعض اختلافات کی بنا پر استعفیٰ دے دیا ہے جو منظور کر لیا گیا ہے - یونان پر جرمن قبضہ کے ایام میں عہدے قبول کرنے والے تین سابق وزرا اعظم اور آٹھ سابق وزراء کے خلاف مقدمات کی سماعت شروع ہو گئی ہے -

کلکتہ ۲۲ فروری - شمال مشرقی برما میں بیسویں چینی ڈویژن نے باڈون کی کانوں پر قبضہ کر لیا ہے - نیز نامتھو کا ریلوے جنکشن بھی لے لیا ہے جو لاشیو سے ۲۵ میل مغرب کی طرف ہے - وسطی برما میں ۱۴ ویں فوج نے مسیگاؤں کا گاؤں دشمن سے چھین لیا ہے - جو مانڈلے کے شمالی علاقہ میں ہے - دشمن نے یہاں سخت مقابلہ کیا - مگر آخرکار اسے گاؤں خالی کرنا پڑا - منمو کے سامنے دریائے اراودی کے کنارے اتحادی فوج نے جو دریائی مورچہ قائم کر رکھا ہے اس پر دشمن کے حملے اب کمزور ہو گئے ہیں - اراکان میں جاپانی توپیں بہت زور کی گولہ باری کر رہی ہیں - کانگاں کے محاذ پر بھاگتے ہوئے جاپانیوں کا پیچھا کیا جا رہا ہے -

واشنگٹن ۲۲ فروری - آیو جیما میں امریکن فوج کا ایک اور ڈویژن اتار دیا گیا ہے - دشمن کا مقابلہ بہت سخت ہے - امریکن سپاہیوں کو بارودی سرنگوں کے جال کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے - منیلا کے پرانے شہر کی دیواریں امریکن فوج نے توڑ ڈالی ہیں - یہاں جاپانیوں نے پناہ لے رکھی تھی -

دہلی ۲۲ فروری - آج سنٹرل اسمبلی میں مسٹر جمنا داس مہتہ نے ایک تحریک التوا پیش کی - تا ریلوے ملازمین کے گرانی کے الاؤنس میں اضافہ کے سوال پر بحث کی جا سکے - وار ٹرانسپورٹ ممبر نے کہا کہ اس سوال پر گفتگو جاری ہے - نتیجہ کا انتظار کیا جائے - مگر محرک نے رائے شماری کا مطالبہ کیا - اور تحریک نو ووٹوں کی زیادتی سے منظور ہو گئی -

لاہور ۲۲ فروری - معلوم ہوا ہے کہ ریل گاڑیوں میں مسافروں کی بھیڑ کو کم کرنے کے لئے محکمہ ریلوے نے بسوں کو چلانے کا انتظام کر دیا ہے